Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	یکم صفر ۱۳۹۶ھ ۲ تبلیغ ۱۳۵۵ہش ۲ فروری ۱۹۷۶ء	نمبر ۲۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، لمبی عمر دے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

گذشتہ دو تین دنوں سے ٹانگوں اور پاؤں میں درد شدت اختیار کر گئی ہے جس کی وجہ سے ضعف بھی ہو جاتا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی اور بائیں ٹانگ میں شدید درد کی تکلیف ہے۔ آجکل ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ عبد الحمید شملوی)
۶۵ ٹمپل روڈ۔ لاہور

خاکسار کو عرصہ اڑھائی ماہ سے کھانسی ہے اور پھیپھڑا بائیں طرف سے متاثر ہے نیز پیشاب میں شکر ہے گلا بالکل بیٹھ گیا ہے اور تھوک میں خون آتا ہے۔ احباب سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقفِ جدید رائے پور)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید سب الہامی کتابوں سے افضل و اعلیٰ ہے

جملہ امورِ تکمیلِ دین کے بکمال شدّ و مدّ صرف اور صرف قرآن شریف میں ہی بیان کئے گئے ہیں

(۱) "اب اے صاحبو! میں یہ بیان کرتا ہوں کہ وہ امتیازی نشان کہ جو الہامی کتاب کی شناخت کے لئے عقلِ سلیم نے قرار دیا ہے وہ صرف خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن شریف میں پایا جاتا ہے۔ اور اس زمانے میں وہ تمام خوبیاں جو خدا کی کتاب میں امتیازی نشان کے طور پر ہونی چاہئیں دوسری کتابوں میں قطعاً مفقود ہیں۔ ممکن ہے کہ ان میں وہ خوبیاں پہلے زمانہ میں ہوں گی مگر اب نہیں ہیں۔ اور گو ہم ایک دلیل سے جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں ان کو الہامی کتابیں سمجھتے ہیں مگر وہ گو الہامی ہوں لیکن اپنی موجودہ حالت کے لحاظ سے بالکل بے سود ہیں اور اس شاہی قلعہ کی طرح ہیں جو خالی اور ویران پڑا ہے اور دولت اور فوجی طاقت سب اس میں سے کوچ کر گئی ہے۔" (مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲)

(۲) "اگر کوئی مخالفینِ اسلام میں سے یہ اعتراض کرے کہ قرآن شریف کو سب الہامی کتابوں سے افضل اور اعلیٰ قرار دینے میں یہ لازم آتا ہے کہ دوسری الہامی کتابیں ادنیٰ درجہ کی ہوں حالانکہ وہ سب ایک خدا کی کلام ہے اس میں ادنیٰ اور اعلیٰ کیونکر تجویز ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک بہ اعتبار نفسِ الہام کے سب کتابیں مساوی ہیں مگر باعتبار زیادتِ بیان اور تکملاتِ دین کے بعض کو بعض پر فضیلت ہے۔ پس اس جہت سے قرآن شریف کو سب کتابوں پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ جس قدر قرآن شریف میں امورِ تکمیلِ دین کے جیسے مسائل توحید اور ممانعت انواع و اقسام شرک اور معالجات امراض روحانی اور دلائل ابطال مذاہبِ باطلہ اور براہین اثبات عقائدِ حقہ وغیرہ بکمال شدّ و مدّ بیان فرمائے گئے ہیں وہ دوسری کتابوں میں درج نہیں۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۲۰۴ حاشیہ ۲)

جماعتِ احمدیہ کی مجلسِ مشاورت
اور
امراء اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

مجلس مشاورت منعقدہ ۵ مارچ ۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ:۔

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست بذریعہ انتخاب رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں۔ غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کرکے تعداد پوری کر لی جائے۔"

امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں ایسے منتخب زائرین کے اسماء ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔ نیز امسال جن جماعتوں کو (مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء کے لئے) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو ان کی اطلاعات بھی ۲۹ فروری تک بھجوا دی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲؍تبلیغ ۱۳۵۵ھ ش
۲؍فروری ۱۹۷۶ء

"اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو"

اللہ تعالیٰ سمیع الدعاء ہے یعنی وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اسی لئے اس نے بندوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اس سے دعائیں کریں وہ ان کی دعائیں قبول کرکے انہیں ان کی مرادیں عطا کرے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المؤمن آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔

لیکن دعا محض اس بات کا نام نہیں ہے کہ انسان منہ سے چند الفاظ کہہ دے۔ اور قبولیت کے وعدہ کا ہرگز بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ جونہی انسان زبان سے دعائیہ کلمات ادا کرے خدا فوراً اسے قبول کرلے۔ بلکہ دعا کے بعض آداب اور اس کی بعض شرائط ہیں۔ جب انسان ان آداب کو ملحوظ رکھ کر پوری شرائط کے ساتھ دعا کرتا ہے تب اس کی دعا جناب الٰہی میں مقبول ہوتی ہے۔ یوں تو دعا کے بہت سے آداب اور اس کی بہت سی شرائط ہیں اور ان میں سے بعض پر ہم گزشتہ شماروں میں روشنی ڈال چکے ہیں تاہم فی الوقت ہم تین خاص شرائط کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ انسان عبادت کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے اس سے دعا کرے۔ یہ نہ ہو کہ انسان عبادت کا حق تو ادا نہ کرے اور توقع یہ رکھے کہ وہ خدا تعالیٰ سے جو دعا بھی کرے گا خدا تعالیٰ اسے قبول کرے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات بے پایاں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (المؤمن آیت ۶۶)

ترجمہ:۔ وہ زندہ (اور دوسروں کو زندگی دینے والا) ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ کے لئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے اس کو پکارو۔ سب تعریف اللہ ہی کی ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

عبادت کو اللہ کے لئے خالص کرنے سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائے اور صرف اسی کو کارساز سمجھتے ہوئے صرف اور صرف اسی کی پرستش کرے اور اسی کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرے اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہے۔ اسی مفہوم کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ یوں بیان فرمایا ہے:۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ (المزمل آیات ۹،۱۰)

ترجمہ:۔ اور چاہیئے کہ تو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اسی سے دل لگایا کر۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے پس اُسی کو اپنا کارساز بنا۔

پس کامل تبتل الی اللہ اختیار کرتے، اُسی کو اپنا کارساز بناتے، اُسی کی صفات کو یاد کرتے اور اُسی سے دل لگاتے ہوئے اُسے پکارنے اور اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھنے کا نام عبادت ہے۔ اس کے بغیر نماز کا حق ادا نہیں ہوتا اور اس رنگ میں نماز کا حق ادا کئے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی۔

قبولیت دعا کی دوسری شرط اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ انسان جب دعا کرے تو کمال عاجزی اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی التجا پیش کرے محض چند جملے زبان سے ادا کر لینے سے دعا کرنے کا حق ادا نہیں ہوتا۔ دعا اپنے صحیح معنوں کی رو سے اس وقت دعا کہلاتی ہے جب عاجزی اور تضرع کے ساتھ مانگی جائے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ:۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ (الاعراف آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چھپکے چھپکے پکارو۔

پھر قبولیت دعا کی تیسری شرط اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ دعا کرنے والے کا دل جہاں خشیت الٰہی سے گداز ہو وہاں ساتھ ہی اس یقین سے بھی لبریز ہونا چاہیئے کہ اس کا ارحم الراحمین خدا اس پر ضرور رحم فرمائے گا اور اس کی دعا کو قبول کرکے اسے اس کی مراد عطا فرما دے گا۔ اسی لئے فرمایا:۔

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۵۷)

ترجمہ:۔ اور اس (یعنی خدا) کو خوف کرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے پکارو (اگر تم اس طرح اسے پکارو گے تو یاد رکھو کہ) اللہ کی رحمت یقیناً نیکوکاروں کے قریب ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کو اپنے گناہوں اور خطاؤں کی سزا کے خوف کے ماتحت اور اس کے رحم کی امید رکھتے ہوئے تمام شرائط کے ساتھ پکارتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ضرور نازل ہوتی ہے اور اتنی جلدی نازل ہوتی ہے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے لیکن حقیقی معنوں میں دعا کرنا ہنسی کھیل نہیں ہے۔ دعا اس کا نام نہیں ہے کہ انسان چند الفاظ منہ سے بڑبڑا دے بلکہ خدا کے حضور پیش کی جانے والی التجا اس وقت دعا کہلاتی ہے جب دعا کرنے والا شرک سے بکلی مجتنب رہتے ہوئے اپنی عبادت کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرے اور اسی کو اپنا کارساز یقین کرے اور پھر کمال عاجزی اور تضرع کے ساتھ اس کی جناب میں جھکے، اپنی خطاؤں کی سزا کے خوف سے لرزاں و ترساں ہو اور ساتھ ہی پُر امید بھی ہو کہ اس کا ارحم الراحمین خدا ضرور رجوع برحمت ہوگا۔ جب وہ ان شرائط کے ساتھ دعا کرے گا یعنی عبادت اور دعا کا حق ادا کر دکھائے گا تو اللہ تعالیٰ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے وعدے کو اس کے حق میں ضرور پورا کرے گا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقی عبادت اور حقیقی دعا کی شرائط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا۔ ہرگز نہیں۔ دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں۔ یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے۔ نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں۔ بہت سے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو بری خیال کرکے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے مگر قبول نہیں ہوتی۔ یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہوگا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کرکے کام تمام کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے۔

یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو، ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے۔ جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال نماز اور دعا کا ہے۔ اسی طرح ہر ایک کام کی شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔ اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہو مگر وہ پئے نہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا یا اگر اس میں سے ایک دو قطرے پئے تو کیا ہوگا؟ پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہوگا۔ غرضکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا تعالیٰ نے ایک حد مقرر کی ہے۔ جب وہ اس حد پر پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہنچیں وہ اچھے نہیں کہلاتے اور نہ ان میں برکت ہوتی ہے۔

عاجزی اختیار کرنی چاہیئے۔ عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے۔ اس کا سیکھنا ہی کیا ہے انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں۔ اگر وہ اس بناوٹ کو اُتار دے تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آوے گی۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اُسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے، وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۸، ۳۱۹)

ہمارا فرض ہے کہ خاص طور پر موجودہ ایام میں ہم اپنی خطاؤں کی سزا کا خوف اپنے دلوں میں بٹھا کر اور اس سے رحم کی اُمید رکھتے ہوئے اُسے ہی اپنا کارساز یقین کریں (باقی ص ... پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور علاماتِ مسیح موعود ـــ دجال اور یاجوج ماجوج

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری

(۵)

یاجوج و ماجوج کیلئے آخری انذار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یاجوج و ماجوج یعنی مغربی عیسائی اقوام پر حجت تمام کی اور انہیں دعوتِ اسلام دی۔ یہ سلسلہ جاری ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یاجوج ماجوج کے گھروں میں پہنچکر انہیں حقیقی اسلام کا پیغام دیا اس عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق یاجوج ماجوج پر دو عالمگیر جنگوں کی صورت میں عذاب نازل ہوا۔ انگریزی حکومت پر بھی زوال آیا اور روس کے لوگ بھی انقلاب کا شکار ہوئے اور زار کی حکومت زار نے دنیا کو لرزا دیا۔ اب تیسری ہولناک تباہی سر پر کھڑی ہے اور خدائی نوشتوں کے مطابق وہ دن قریب آ گئے ہیں جب زمین تہ و بالا کر دی جائیگی اور آسمان بھی آگ برسائے گا۔ اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ اختیار فرمایا اور یاجوج ماجوج کے گھروں میں جا کر پھر آخری مرتبہ انذار کیا اور انہیں دعوتِ اسلام دی تا وہ جن میں سعادت کی ذرہ بھی روح ہے اور جن کیلئے ممکن ہے وہ آخری تباہی سے بچ جائیں آپ یورپ تشریف لے گئے اور آپ نے یورپین اقوام کو کھلا انذار فرمایا حضور کے اس انذار کا ایک اقتباس یہ ہے حضور نے برملا فرمایا:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی جو پہلی دونوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آ رہے گا دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے۔ ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائیگا بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے روس کے باشندے نسبتاً جلد اس تباہی سے نجات پائیں گے اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اس ملک کی آبادی پھر جلد ہی بڑھ جائے گی اور وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور ان میں کثرت سے اسلام پھیلے گا اور وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اس کا وجود مٹانے کی شیخیاں بگھار رہی ہے وہی قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی اور حلقہ بگوش اسلام ہو کر اللہ تعالےٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی ... غلبہ اسلام کے متعلق جو بشارتیں دی گئی تھیں اس کے پورا ہونے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں مگر جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں ایک تیسری عالمگیر تباہی کی خبر دی گئی ہے جس کے بعد اسلام پوری شان کے ساتھ دنیا پر غالب ہوگا مگر یہ بشارت بھی دی گئی ہے کہ توبہ اور اسلام کی بتائی ہوئی راہیں اختیار کرنے سے یہ تباہی ٹل بھی سکتی ہے اب یہ آپ کے اختیار میں ہے کہ اپنے خدا کی معرفت حاصل کر کے اور اس کے ساتھ سچا تعلق پیدا کر کے خود کو اور اپنی نسل کو اس تباہی سے بچائیں یا اس سے دوری کی راہیں اختیار کر کے خود کو اور اپنی نسل کو ہلاکت میں ڈالیں ڈرانے والے عظیم نشان نے خدا اور محمد کے نام پر آپ کو ڈرایا ہے اور اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کو اپنا فرض پورا کرنے کی توفیق دے آمین"

(بیان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بمقام لندن ۲۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

مسیح موعود کی بعثت اور اس کا مقصد

آخری زمانہ کے موعود کے دو اہم مقصد تھے۔

۱۔ فتنہ عیسائیت کا سدباب

۲۔ مسلمان کہلانے والوں کی اصلاح و تربیت

اسی لئے احادیث میں آنے والے موعود کو عام طور پر مسیح اور مہدی کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ سے رنگین قرار دیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں بھی آنے والے موعود کا ذکر وضاحت سے موجود ہے خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ الجمعۃ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کی پیشگوئی کی گئی ہے ایک الامیین میں دوسری آخرین میں۔ پہلوں کو تعلیم کتاب دینے والے اور ان کے نفوس کا تزکیہ کرنے والے بھی سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آخرین منھم کی اصلاح و تربیت بھی آپ ہی کریں گے تب ہی یہ دوسرا گروہ صحابہ کے ہمرنگ ہوگا۔ صحیح بخاری کی حدیث میں اس بعثت کو رجل فارسی کے رنگ میں ذکر کیا گیا ہے۔ نزول آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے وقت صحابہؓ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہوں گے؟ سلمان الفارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

لو کان الایمان
معلقا بالثریا لنالہ
رجل من ھؤلاء۔

کہ اگر ایمان آسمان پر بھی چلا گیا ہوگا تب بھی ایک فارسی الاصل اسے وہاں سے لا کر زمین پر قائم کرے گا۔

سورۃ الواقعہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

ثلۃ من الاولین
وثلۃ من الآخرین

کہ برگزیدہ لوگوں کا ایک گروہ اولین میں سے ہے اور ایک گروہ آخرین میں سے ہوگا حدیث نبوی ہے یہ دونوں گروہ امت محمدیہ کے ہیں۔
(جلالین [illegible])

پھر سورۃ الکوثر میں انا اعطینک الکوثر کی بشارت دی گئی ہے۔ الکوثر کے متعدد معانی و مصداق ہیں ایک واضح معنے رجل صاحب الخیر الکثیر کے ہیں مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا بزرگ شخص عطا کیا جائیگا آپ کی امت میں ایسا شخص پیدا ہوگا جو ہر طرح کی خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

سورۃ الفاتحہ میں مسلمانوں کو منعم علیہم بننے کی دعا سکھائی گئی اور سورۃ النساء میں بیان فرمایا کہ یہ منعم علیہم لوگ چار اقسام کے ہوں گے صالح شہید صدیق اور نبی۔ یہ چاروں درجات والے افراد امت محمدیہ میں پیدا ہوتے رہیں گے سورۃ النور میں فرمایا:-

وعد اللہ الذین آمنوا
منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین
من قبلھم ولیمکنن
لھم دینھم الذی
ارتضی لھم ولیبدلنھم
من بعد خوفھم امنا
یعبدوننی لا یشرکون
بی شیئا ومن کفر بعد
ذلک فاولئک ھم
الفاسقون۔

(سورۃ النور رکوع ۷)

کہ اللہ تعالےٰ کا صالح اعمال بجا لانے والے مومنوں سے وعدہ ہے کہ وہ انہیں اسی طرح نعمتِ خلافت سے متمتع فرمائے گا جس طرح اس نے پہلی امتوں میں نظام خلافت کو قائم کیا تھا۔

جس طرح امت موسوی میں خلفاء ہوئے اور چودھویں صدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ کے خلیفہ کے طور پر مبعوث ہوئے تھے اسی طرح امت محمدیہ میں چودھویں صدی میں مسیح موعود ہوگا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوگا۔

سورۃ الکہف میں یاجوج ماجوج کے ذکر پر آخری زمانہ میں ذوالقرنین کے مبعوث ہونے کا بھی ذکر موجود ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو یاجوج و ماجوج جیسے آخری فتنہ کا قلع قمع کرے گا۔

سورۃ ھود آیت ۱۸ میں ایک عظیم الشان شاہد رسول کے مبعوث ہونے کی پیشگوئی کی گئی ہے فرمایا:-

افمن کان علی بینۃ
من ربہ و یتلوہ
شاھد منہ ومن
قبلہ کتاب موسیٰ اماما
ورحمۃ۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی ہر زمانہ میں ظاہر ہو رہی ہے زمانہ ماضی میں حضرت موسیٰ کی کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ثابت کرنے والی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے اور زمانہ حاضر میں خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی بینات سے اپنی صداقت پر واضح دلیل پیش فرما رہے ہیں اور زمانہ مستقبل میں ایک عظیم شاہد آپ کی سچائی پر گواہی دیگا۔ لفظ یتلوہ منہ کے یہ معنے ہیں کہ وہ عظیم شاہد خدا تعالیٰ کی طرف سے موعود ہوگا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی پیروی کرے گا۔ گویا وہ آفتاب محمدی کے لئے قمر منیر ہوگا جیسے فرمایا والشمس وضحاھا والقمر اذا تلاھا۔ جس طرح چاند سورج سے نور لیتا ہے اسی طرح امت محمدیہ کا آئندہ موعود آفتاب محمدی سے روشنی حاصل کرے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصف میں فرمایا ہے:-

ھو الذی ارسل رسولہ
بالھدیٰ ودین الحق
لیظھرہ علی الدین کلہ
ولو کرہ المشرکون

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عظیم رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اس دین کو باقی سب دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اس کو ناپسند ہی کریں۔

یہ آیت اپنے ظہور اور تکمیل غلبہ کے لحاظ سے ساری امت کے نزدیک مسیح موعود اور مہدی معہود کے وقت سے متعلق ہے شیعہ تفاسیر اور اہلسنت کی تفاسیر میں بالاتفاق اس عقیدہ کا ذکر موجود ہے

پس معلوم ہوا کہ دراصل آخری فتح کا موعود نبی آخر الزماں سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اسی ظہور کو قرآن مجید اور احادیث میں مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا گیا ہے۔

موعود آخر الزماں کی بعثت کی اہم غرض کسر صلیب ہے دجال کا قتل اور یاجوج ماجوج کی تباہی انکے ہاتھوں مقدر ہے جو اس موعود اور اس کے مخلص متبعین کی متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں ہونے والی تھی۔ جس کے بعد غلبہ اسلام علی الادیان کی پیشگوئی کا نظارہ دنیا دیکھے گی۔ یہ خبر قرآن مجید میں بھی دی گئی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھلے الفاظ میں بیان فرمایا

یھلک اللہ فی زمانہ
الملل کلھا الا الاسلام

کہ اللہ تعالیٰ اس کے زمانہ میں سوائے اسلام کے سب مذاہب کو ختم کر دیگا اسلام ہی ساری دنیا کا مذہب ہوگا

اس جگہ مولانا ابوالکلام آزاد کی ذیل کی عبارت بھی توجہ سے پڑھی جانیگی لکھتے ہیں کہ:-

"احادیث میں نہایت کثرت کے ساتھ اسلام کے ایک آخری دور کی خبر دی گئی ہے۔ جو اپنے برکات کے لحاظ سے دور اول کے حقائق تازہ کر دیگا اور جس کا حال یہ ہوگا کہ لایدری اولہا خیر ام آخرہا (نہیں کہا جا سکتا کہ امت کی ابتدا زیادہ کامیاب تھی یا اس کا اختتام) یہی وہ آخری زمانہ ہوگا جب اللہ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو کر رہے گا کہ لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون (۹:۳۳) دین اسلام اور اس کا رسول اسلئے آیا کہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہو کر رہے۔ کیونکہ آخری غلبہ و بقا صرف اصلح کے لئے ہے اور تمام مذہبوں میں اصلح صرف اسلام ہی ہے یہی وجہ ہے کہ مایوسیوں اور نامرادیوں کی اس عالمگیر تاریکی میں بھی جو آج چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔ ایک مومن قلب کے لئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں۔ بلکہ جس قدر تاریکی بڑھتی جاتی ہے اتنا ہی زیادہ طلوع صبح کا وقت قریب آ جاتا ہے۔ ان موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب ؎

تفاوت ہست میان شنیدن من و تو
تو بستن در و من فتح باب می شنوم"

(کتاب مسئلہ خلافت مصنفہ مولانا ابوالکلام آزاد مطبوعہ عرفان پبلشرز اردو بازار ... صفحہ ۱۵-۱۲)

اب میں آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان و یقین سے لبریز دو اقتباس پڑھ کر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔۔۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے۔ سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"۔

(الاشتہار مستیقناً بوحی اللہ القہار مورخہ ۱۸۹۷ء)

(۲) "یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔۔۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے وقت کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ قرآن مجید

مالی جہاد کے بارہ میں قرآنی احکام

(مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

۱۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مومنوں کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ـــ اس آیت قرآنی میں انفاق فی سبیل اللہ کو مومنوں کی ایک صفت قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (سورہ منافقون)

۳۔ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ صف ع۲)

۴۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ○ (مومنون ع۱) اس آیت قرآنی میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی کامیابی کا ایک ذریعہ یہ بتایا ہے کہ وہ زکوٰۃ کے اموال کی ادائیگی کرتے ہیں۔

۵۔ مال کے ذریعہ سے بھی اسلام نے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ (سورۃ انفال آیت ۷۳)

۶۔ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ (سورۃ توبہ)

۷۔ مالی جہاد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ اور مرتبہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً۔ (سورۃ نساء آیت ۹۶)

۸۔ جو شخص مال کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا بلکہ ذخیرہ اندوزی کرتا ہے ایسے شخص کے لئے ہلاکت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۨالَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ○ (سورۃ الھمزہ)

۹۔ ریاکاری کے لئے مال خرچ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ رضاء الٰہی مقصود ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ۔ (سورۃ البقرہ)

۱۰۔ مال اور اولاد کو آزمائش کا ذریعہ قرار دیا لیکن حقیقی مومنوں کی یہ شان ہے کہ وہ مالی جہاد کی آزمائش میں بھی پورے اترتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ (سورۃ التغابن)

۱۱۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ (سورۃ بقرہ)

۱۲۔ تزکیہ نفس کے لئے مالی جہاد ضروری ہے۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا۔ (سورۃ توبہ)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ نے مال کے عوض میں جنت دینے کا وعدہ فرمایا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔ (سورۃ توبہ)

۱۴۔ یتیموں، مسکینوں اور محروموں پر مال خرچ کرنے کا حکم۔ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○ (سورۃ الذاریات)

۱۵۔ منافق مالی جہاد کرنے سے ڈرتا اور گھبراتا ہے۔ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (سورۃ التوبہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

جن مجالس انصار اللہ نے اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ فتح/دسمبر دفتر مرکزیہ میں نہیں بھجوائی وہ مہربانی کر کے یہ رپورٹ جلد بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں سیرت کانفرنس

سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۵/۱/۷۶ بوقت دس بجے صبح کالج ہال میں "سیرت کانفرنس" منعقد ہوئی۔ صدارت بشارت اللہ صاحب باہر صدر یونین نے کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد سیکرٹری یونین نے کانفرنس کے متعلق قواعد سنائے۔ اس مبارک تقریب کے لئے تین موضوع مقرر تھے۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت محسن انسانیت
۲۔ " " " بحیثیت حاکم
۳۔ " " " کا دشمنوں سے سلوک

منصفین کے فرائض پروفیسر مسعود احمد خان صاحب (منصف اعلیٰ) پروفیسر عثمان صدیقی صاحب اور پروفیسر لیاقت حیات نے سر انجام دیئے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق شمس الحق طیب اوّل، احسان الحق پرویز دوم اور آفتاب احمد سوم رہے جبکہ حوصلہ افزائی کا انعام سید توقیر عباس نے حاصل کیا۔

آخر میں محترم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل نے جو اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے مختصر خطاب فرمایا جس میں آپ نے اس تقریب میں انعام حاصل کرنے والے طلباء کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد پرنسپل صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔

صدر یونین نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس تقریب کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان کیا۔ (نامہ نگار)

دعائے مغفرت

۱۔ میری خوشدامن محترمہ کریم بی بی صاحبہ اہلیہ میاں حسن دین صاحب آف موسے والا ضلع سیالکوٹ ۱۲ جنوری کو بوقت پانچ بجے صبح مختصر سی علالت کے بعد بعمر قریباً ۹۰ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ بوجہ موصیہ ہونے کے جنازہ چک چٹھہ سے جہاں وہ کچھ عرصہ سے مقیم تھیں ربوہ لایا گیا جہاں محترم امیر مقامی کے ارشاد پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ نہایت صلح جو خاتون تھیں۔ ساری عمر کسی سے ناراض نہ ہوئیں۔ آپ کی ساری اولاد (ایک لڑکا۔ سات لڑکیاں) بہت مخلص اور خلافت سے وابستہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ہومیو ڈاکٹر) سلطان احمد مجاہد چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ میرے بہنوئی برادرم مکرم اعجاز احمد صاحب ابن محمد عبداللہ صاحب آف کوٹلی لوہاراں جو مسقط میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے مورخہ ۲۰ جنوری کو میسرہ (MASERAH) میں اچانک وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ افسوس ہے کہ باوجود کوشش کے جنازہ پاکستان نہیں لاسکا اور میسرہ (مسقط) میں ہی تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم کے تین کم سن بچے ہیں۔ بڑے بچے کی عمر قریباً ساڑھے پانچ سال ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام سے نوازے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور بیوہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(محمد سعید سنڈل (آف کویت) حال کراچی)

درخواست دعا

خاکسار کے چچا جان مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ عرصہ چار سال سے بعارضہ بلڈ پریشر، دمہ اور بخار بیمار چلے آرہے ہیں۔ کافی علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہو رہا نیز وہ کئی پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

(شمس الدین دارالعلوم شرقی۔ ربوہ)

قائدین کرام! ۳ فروری تا ۱۰ فروری ہفتہ وصولی منائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریکِ وقفِ عارضی اور لجنہ اماء اللہ

(حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وقفِ عارضی کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس غرض سے فرمائی تھی کہ احمدی احباب سال میں دو ہفتہ یا اس سے زیادہ وقت اِس غرض سے وقف کریں کہ وہ اس عرصہ میں جہاں ان کو مقرر کیا جائے گا قرآنِ مجید پڑھائیں گے اور تربیت کریں گے۔ بہنوں کے لئے صرف یہ فرق کیا گیا تھا کہ ہر شہر کی خواتین کو اسی شہر میں متعیّن کیا جائے گا۔ اِس مبارک تحریک میں اگر لجنہ کوشش کرے تو ہر عورت حصّہ لے سکتی ہے۔ آپ کا سارا وقت گھر کے کاموں میں ہی گذرتا ہے۔ اگر وہ وقت جو آپ اِدھر اُدھر پھرنے ملنے ملانے میں خرچ کرتی ہیں اس میں سے صرف دو ہفتے قرآن مجید سکھانے کے لئے وقف کریں تو اس طرح ہر شہر میں ایک مستقل سلسلہ قرآنِ مجید پڑھانے کا جاری رہ سکتا ہے۔ جو ترجمہ جانتی ہیں وہ ترجمہ پڑھائیں جو صرف ناظرہ جانتی ہیں وہ ناظرہ پڑھائیں۔ دیہات میں اس کی خاص طور پر ضرورت ہے جہاں بہت سی مستورات کو اُردو پڑھنا بھی نہیں آتا۔ اگر یسّرنا القرآن اور قرآنِ مجید پڑھا دیا جائے تو جلد اُردو سیکھ لیں گی۔ اسلامی احکام، اخلاق اور آداب سکھانے اور بچوں، عورتوں کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے کہ آپ اپنے اوقات اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کے بیٹے عزیزم ذوالقرنین بی۔اے سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈسکہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ ناہید شریف بنت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گلبرگ لاہور سے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

۲۹ دسمبر کو ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ کشور سلطانہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم منیر احمد پسر مکرم میاں نذیر احمد صاحب ناصر سابق امیر جماعتِ احمدیہ ڈسکہ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر فرمایا۔

عزیزم ذوالقرنین و عزیزم منیر احمد اور عزیزی ناہید شریف و عزیزی کشور سلطانہ حضرت میاں اللہ دتا صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے پوتیاں ہیں۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو ہر لحاظ سے مبارک و بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

(چوہدری بشیر احمد صراف سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ ڈسکہ)

(۲) میرے بیٹے عزیزم ملک محمود احمد خاں کا نکاح ۲۱ دسمبر ۱۹۷۵ء کو ہمراہ فرخندہ حساس بنت مکرم مرزا عبدالغفور صاحب برلاس بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم سجاد احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق دونوں خاندانوں کے لئے موجب خیر و برکت بنائے۔

(ملک ممتاز احمد خاں جویا لوالہ پاور ہاؤس کالونی ضلع شیخوپورہ)

دُعائے مغفرت

میرا پیارا چھوٹا بھائی عزیز سید مبشر علی ابن محترم سید شاہ زمان علی صاحب مرحوم بعمر ۳۰ برس ۱۹ جنوری بروز پیر مختصر علالت کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بچپن میں ہی ذیابیطس کا شکار ہو گیا۔ پہلے والدہ مرحومہ فوت ہوئیں پھر والد مرحوم جنوری ۱۹۷۳ء میں وفات پا گئے جس کی وجہ سے اکثر مغموم اور اُداس رہتا تھا چُپ چاپ بیٹھا تسبیح کرتا رہتا اور نمازیں پڑھتا رہتا تھا۔ اکثر رشتہ داروں نے اور خصوصاً میرے ماموں مرزا مظفر احمد صاحب ابن محترم مرزا قدرت اللہ صاحب مرحوم نے اس کی بہت مدد اور ہمدردی کی۔ جزاکم اللہ

قارئین میرے مرحوم بھائی کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ بھی کہ خدا تعالیٰ ہمیں اِس صدمہ کو صبرِ جمیل کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(سیدہ منصورہ بیگم اہلیہ سید منیر احمد صاحب باہری واقفِ زندگی
محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب

۲۸ جنوری ۱۹۷۶ء کو جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کا آخری روز تھا۔ آخری دن روک دوڑ اور تکیہ جنگ کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔ احباب ان مقابلوں سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ روک دوڑ کا مقابلہ بہت محنت طلب اور سخت تھا۔ اِس مقابلہ میں شامل ہونے والے طلبہ نے بڑی محنت اور کوشش سے اس میں حصّہ لیا اور ناظرین اس مقابلے سے خوب محظوظ ہوئے۔

آج کے مہمانِ خصوصی محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب تھے۔ کھیلوں کے اختتام پر مکرم میر محمود احمد صاحب نے طلبہ و اساتذہ جامعہ احمدیہ کی طرف سے آپ کو سپاسنامہ پیش کیا۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے طلبہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ کھیل انسان کو جہاں مضبوط و توانا بناتا ہے وہاں نظام کی پابندی بھی سکھاتا ہے۔ طلبہ کو کھیلوں میں پوری دلچسپی لینی چاہیئے اور اپنے اصل مقصد یعنی اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے پوری تیاری کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد آپ نے امتیاز حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ ہادی علی صاحب درجہ خامسہ سالِ رواں کے بہترین کھلاڑی قرار دئے گئے۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار)

شکریۂ احباب

میرے بیٹے عزیز محمد ارشاد پراچہ کو اللہ تعالیٰ نے محض دعاؤں کی برکت سے معجزانہ طور پر صحت عطا فرمائی ہے۔ ڈاکٹروں نے اس کے دماغ کا خطرناک اور بہت پیچیدہ اپریشن تجویز کیا تھا مگر خدا نے اس اپریشن سے محفوظ رکھا صرف معمولی نوعیت کا ایک اپریشن کرنا پڑا جس کے بعد خدا نے اسے صحت عطا فرما دی، الحمد للہ

جو بزرگ اور احبابِ جماعت عزیز کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کے جملہ افراد کی طرف سے ان کا تہِ دل سے ممنون ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد اقبال پراچہ۔ سرگودھا)

گھر کا اُستاد

(بذریعہ ڈاک قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کا بے نظیر طریق)

- قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے لئے استاد کی ضرورت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ گھر کا استاد یعنی "اسباق القرآن" کا جدید طریقِ تعلیم اِس مسئلہ کو حل کر کے اُستاد کی اِس ضرورت کو بحُسن و خوبی پورا کرتا ہے۔
- "اسباق القرآن" کے ذریعے آپ اپنی تنہائی اور فرصت کے اوقات میں بڑی آسانی کے ساتھ قرآنِ مجید کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں
- "اسباق القرآن" کی کاپی کی مدد سے ماں اپنے بچوں کو بطور اُستاد بڑی خوبی سے قرآنِ مجید کا ترجمہ پڑھا سکتی ہے
- عہدیداران اپنے اپنے حزب کے احباب کو "اسباق القرآن" کے ذریعہ قرآنِ مجید کا ترجمہ پڑھا سکتے ہیں۔
- "اسباق القرآن" کی کاپی ایک ایسا اُستاد ہے جو گھر، دفتر، دوکان اور پردہ کے اندر بآسانی میسّر ہے۔

تفصیلات پچاس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں!

مکتبہ "اسباق القرآن" ۲۱/۴۱ دارالیمن ربوہ

درخواستِ دُعا

(۱) مکرم شیخ نورالحق صاحب دارالبرکات ربوہ کراچی میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہو گئے ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اداریہ — بقیہ صفحہ ۲

اور پھر تضرّع اور عاجزی سے بھری ہوئی دعا کو اپنا شعار بنائیں اور اِس قدر دعائیں کریں کہ اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کر دیں تا قبولیت کا وعدہ ہمارے حق میں پورا ہو اور قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل ہمیں ملے۔